رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

خطبہ نمبر

روزنامہ
الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۵؍ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸؍

جلد ۲۴ | ۸ رجمادی الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۶ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ راگست - آج صبح کی ٹرین سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دھرم سالہ تشریف لے گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کو بخار ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب موگا کو کھاریاں اور خوشاب بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

مسماۃ تابی صاحبہ زوجہ چھجا بعمر ۹۰ سال فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کو تمدنی زندگی میں غضِ بصر کی عادت رکھنی چاہیئے

"چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے۔ جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہو سکتا۔ یہی ہے۔ کہ اس کے جذباتِ شہوت۔ محل اور موقعہ پا کر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے۔ یا یوں کہو۔ کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی۔ کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ تو لیا کریں۔ اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈالیں۔ اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کر لیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں۔ اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے۔ کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں۔ اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں۔ لیکن پاک خیال سے سنیں۔ بلکہ ہمیں تاکید ہے۔ کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں۔ نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے۔ اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور اُن کے حسن کے قصے نہ سنیں نہ پاک خیال سے نہ ناپاک خیال سے۔ بلکہ ہمیں چاہیئے۔ کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں۔ جیسا کہ مردار سے تا ٹھوکر نہ کھائیں۔ کیونکہ ضرور ہے۔ کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آئیں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں۔ اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے اگر ہم ایک بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں۔ اور پھر امید رکھیں۔ کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آئے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدا

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۴ اگست ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی و بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	دستی بیعت		نمبر	تحریری بیعت	
۱	عبدالحمید صاحب	ضلع جالندھر	۹	بی بی سلطانہ صاحبہ	ضلع پشاور
۲	محمد طفیل صاحب	، گورداسپور	۱۰	عبدالوہاب صاحب	سنگاپور
۳	غلام دستگیر صاحب	، ،	۱۱	ناظم علی صاحب	ضلع انبالہ
۴	ریاض احمد صاحب	، ،	۱۲	علی حسین صاحب	، ،
۵	عبدالغنی صاحب	قادیان	۱۳	ہوشیار خان صاحب	، اٹاوہ
۶	میاں محرم صاحب	ضلع سرگودھا	۱۴	رضا بی بی صاحبہ	ریاست پونچھ
۷	صالح محمد صاحب	، ،	۱۵	محمد شریف صاحب	ضلع گورداسپور
۸	غلام حیدر صاحب	، گجرات	۱۶	مسماۃ مقبول بی صاحبہ	، ،

حکومت کشمیر کی طرف سے مذہب میں بیجا مداخلت

حکومت کشمیر کو جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا تار!

گزشتہ پرچہ میں یہ نہایت ہی افسوسناک خبر درج کی جا چکی ہے۔ کہ حکومت کشمیر نے احمدیان کشمیر کا سالانہ جلسہ جو خالصًا مذہبی جلسہ تھا۔ روک دیا۔ علاوہ ازیں پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ سرینگر کو زیر دفعہ ۱۴۴ ممانعت کر دی ہے۔ کہ وہ دو ماہ تک نہ تو کوئی پبلک جلسہ منعقد کرنے کا انتظام کریں۔ اور نہ ہی تحصیل پلوامہ میں کوئی تقریر کریں۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ حکومت کشمیر نے ایک خالص مذہبی جلسہ میں مداخلت کر کے جماعت احمدیہ میں رنج و الم کی لہر پیدا کرنے کی کیوں کوشش کی۔ چونکہ ابھی تک تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوئے۔ اس لئے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے حکومت کشمیر کو تار دیا ہے۔ کہ جن وجوہات کی بنا پر اس نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ ان سے اطلاع دے۔ اب انتظار ہے۔ کہ حکومت کشمیر کی طرف سے یا دوسرے ذرائع سے تفصیلی حالات معلوم ہوں۔ تو ان کو پیش نظر رکھ کر بتایا جائے۔ کہ حکومت کشمیر نے کتنی بڑی غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ اس وقت ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس جلسہ کو روکا گیا ہے۔ وہ محض مذہبی جلسہ تھا۔ ایسا ہی مذہبی جلسہ۔ جیسے اس وقت تک کشمیر کے مختلف مقامات میں بیسیوں ہو چکے ہیں۔ چونکہ حکومت کشمیر کی یہ مداخلت ایک طرف تو قانون کے خلاف ہے۔ اور دوسری طرف ایک مذہبی جماعت کے لئے ناقابل برداشت۔ اس لئے اس کے خلاف ہم پُرزور احتجاج کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

مقدمہ قبرستان کے متعلق اطلاع

بٹالہ ۲۴ اگست۔ قبرستان کے متعلق احرار کی فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں پولیس کی طرف سے ۱۹ احمدیوں پر دائر کردہ مقدمہ کی سماعت کے لئے آج تاریخ مقرر تھی۔ لیکن چونکہ مجسٹریٹ صاحب علاقہ رخصت پر گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے کسی قسم کی کارروائی نہ ہو سکی۔ اور مزید سماعت کے لئے ۱۲ ستمبر ۳۶ء تاریخ مقرر ہوئی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا

جناب حافظ عبدالمجید صاحب آف منصوری چند یوم سے کاربنکل نکل آنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں۔ اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ سے پرزور درخواست ہے کہ دردِ دل سے سلسلہ کے دیرینہ مخلص خادم کی صحت کیلئے دعا فرمائیں:۔ خاکسار محمد اسحٰق پشاور چھاؤنی

اخبار احمدیہ

تبادلہ راقم الحروف کو بسلسلہ ملازمت راولپنڈی آرسنل سے اسپکشن اینڈ کلوڈنگ ڈپو) شاہجہانپور بھیجا جا رہا ہے۔ جمیع بزرگان ملت سے التماس ہے۔ کہ وہ عاجز کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم اس تبدیل کو میرے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ خاکسار مرزا محمد حسین کلرک آرسنل راولپنڈی

تلاشِ مفقود میرا لڑکا مسمی حسن محمد عمر تخمیناً ۲۰ سال قد میانہ رنگ گورا جسم دُبلا۔ بینی بلند۔ داہنی آنکھ کے اُوپر ایک نشان کہنہ از تیزاب تعلیم فارسی مڈل تک ہے۔ عرصہ قریبًا ڈیڑھ ماہ سے مفقود الخبر ہے۔ پہلے وہ چودھری فقیر اللہ صاحب میاں چنوں ضلع منٹگمری کے پاس ایک ہفتہ تک رہا پھر وہاں سے معلوم نہیں کہاں چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو۔ تو مہربانی فرما کر مجھے اطلاع دیں۔ اس کی والدہ بے قرار ہے۔ خاکسار احمد بخش لودی ننگل ڈاکخانہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور

درخواست ہائے دعا (۱) اہلیہ صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ موسم گرما کے چند دن گزارنے کے لئے اپنے دو پوتوں کو ہمراہ لے کر سرینگر تشریف لے گئی تھیں۔ جہاں سے ڈار صاحب مخلصانہ اصرار کے ساتھ انہیں اپنے وطن ناسنور لے گئے ہیں۔ اور اب تک وہیں مقیم ہیں۔ وہ احباب سے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ سفر مبارک کرے۔ اور خیر و عافیت کے ساتھ انہیں واپس قادیان پہنچائے۔ مفتی محمد صادق۔ قادیان۔ (۲) شیخ جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ بعارضہ اپنڈے سائٹس بیمار تھے۔ ۲۲ اگست میو ہسپتال لاہور میں ان کا اپریشن ہوا۔ تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ شیخ صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں خاکسار عبدالمنان خلف بابو عزیز الدین صاحب لاہور (۳) میرا لڑکا رشید احمد قریبًا ایک ماہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں خاکسار محمد علی دفتری بیت المال قادیان (۴) راجہ غلام محمد خان صاحب رئیس چک ایمرچ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ان کے پیٹ میں عمومًا درد رہتا ہے۔ مفتی محمد صادق۔ قادیان (۵) احقر عرصہ بارہ سال سے جگر و معدہ کی سخت خرابی کے باعث متعدد تکلیف دہ امراض میں مبتلا رہا ہے۔ اور اب تو حالت ناگفتہ بہ ہے۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ صحت کاملہ و شفاء عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ ناچیز سید مشتاق احمد سونگھڑوی از سمبل پور (اڑیسہ) (۶) عاجز کا بڑا لڑکا محمد امیر اللہ خان کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد رحمت اللہ خان فارسٹ گارڈ۔ کولگام کشمیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۸ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

خطبہ جمعہ

احمدی اس نعمت کی قدر کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے سپرد کی ہے

دوست اپنی اولاد کی اور دوسرے نوجوانوں کی اصلاح کریں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(فرمودہ ۲۱ اگست ۱۹۳۶ء)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انسان کی پیدائش

جس اعلیٰ مقصد کے لئے ہوئی ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے دنیا میں بہت سے فلاسفر اور بہت سے تعلیم یافتہ انسان یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا انسان کی پیدائش کے مقصد میں کامیابی ہوئی ہے اور بنی نوع انسان کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے وہ کام لے لیا ہے۔ جسے مدنظر رکھتے ہوئے اس نے انسان کو پیدا کیا تھا۔ وہ مقصد جسے خدا تعالیٰ نے انسانی پیدائش میں مدنظر رکھا ہے یہ ہے۔ کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف عبادت کے لئے یا

اپنا عبد بننے کے لئے

پیدا کیا ہے۔ وہ لوگ سوال کرتے ہیں کہ کیا واقعہ میں انسان اس مقصد کو پورا کر رہا ہے۔ اور کیا واقعہ میں اس نے اس قسم کی ترقی کی ہے۔ کہ خدا کا عبد کہلانے کا مستحق ہو۔ اور پھر ان کا جواب یہ ہے۔ کہ نہیں۔ اور اس لئے وہ سوال کرتے ہیں۔ کہ اگر انسان کا کوئی پیدا کرنے والا ہے۔ تو کیوں اسے اس مقصد میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ

اللہ تعالیٰ کے انبیاء

اس سوال کا جواب دینے کے لئے آتے ہیں۔ اور دنیا میں نیکی کی ایسی رو چلا جاتے ہیں۔ کہ جسے دیکھ کر دشمن کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ یہ مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اور اس دن کی آمد کے لئے اگر ہزار دن بھی انتظار کرنا پڑے۔ تو گراں نہیں ہوتا۔

پس

انبیاء کا زمانہ

اتنا قیمتی ہوتا ہے۔ کہ اس کی جتنی بھی قدر کی جائے۔ کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی انبیاء کے زمانہ کو لیلۃ القدر قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ۔ یعنی وہ ایک رات ہزار مہینوں سے اچھی ہے۔ گویا ایک صدی کے انسان بھی اس ایک رات کے لئے اگر قربان کر دیئے جائیں۔ تو یہ قربانی کم ہو گی بہ مقابلہ اس نعمت کے جو انبیاء کے ذریعہ سے دنیا کو حاصل ہوتی ہے۔ اس میں مومنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ انہیں

نبوت کے زمانہ کی قدر

کرنی چاہیئے۔

کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے کچھ خطبات عملی اصلاح کے متعلق پڑھے تھے۔ اور جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ

عظیم الشان مقصد

جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی اسے پورا کرنے کے لئے ہمیں بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اعتقادی رنگ میں ہم نے دنیا پر اپنا سکہ جما لیا ہے۔ مگر عملی رنگ میں اسلام کا سکہ جمانے کی ابھی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر مخالفوں پر حقیقی اثر نہیں ہو سکتا۔ موٹی مثال عملی رنگ میں سچائی کی ہے۔ یہ ایسی چیز ہے۔ جسے دشمن بھی محسوس کرتا ہے۔

دل کا اخلاص اور ایمان

دشمن کو نظر نہیں آتا۔ مگر سچائی کو وہ دیکھ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ خاندانی جائداد کے متعلق ایک مقدمہ تھا۔ اسی مکان کے چبوترے کے متعلق جس میں اب صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر ہیں۔ اس چبوترے کی زمین دراصل ہمارے خاندان کی تھی۔ مگر اس پر دیرینہ قبضہ اس گھر کے مالکوں کا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے بھائی صاحب نے اس کے حاصل کرنے کے لئے مقدمہ چلایا۔ اور جیسا کہ دنیا داروں کا قاعدہ ہے کہ جب زمین وغیرہ کے متعلق کوئی مقدمہ ہو۔ اور وہ اپنا حق اس پر سمجھتے ہوں۔ تو اس کے حاصل کرنے کے لئے جھوٹی سچی گواہیاں مہیا کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی ملکیت ثابت کرنے کے لئے جھوٹی سچی گواہیاں دلائیں۔ اس پر اس گھر کے مالکوں نے یہ امر پیش کر دیا۔ کہ ہمیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں ان کے چھوٹے بھائی کو بلا کر گواہی لی جائے۔ اور جو وہ کہدیں۔ ہمیں منظور ہو گا۔ چنانچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطور گواہ

عدالت میں پیش ہوئے۔ اور جب آپ سے پوچھا گیا۔ کہ کیا آپ ان لوگوں کو اس رستہ سے آتے جاتے اور اس پر بیٹھتے عرصہ سے دیکھ رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ آپ کے بڑے بھائی صاحب نے اسے اپنی ذلت محسوس کیا۔ اور بہت ناراض ہوئے۔ مگر آپ نے فرمایا۔ کہ جب واقعہ یہ ہے۔ تو میں کس طرح انکار کر سکتا تھا۔ اسی طرح آپ کے خلاف ایک مقدمہ چلایا گیا۔ کہ آپ نے

ڈاک خانہ کو دھوکا دیا۔

ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں یہ قانون تھا۔ کہ اگر کوئی شخص پیکٹ میں کوئی چٹھی ڈال کر بھیجدے۔ تو سمجھا جاتا تھا۔ کہ اس نے ڈاک خانہ کو دھوکہ دیا ہے۔ اور ایسا کرنا فوجداری جرم قرار دیا جاتا تھا۔ جس کی سزا قید کی صورت میں بھی دی جاسکتی تھی۔ اب وہ قانون منسوخ ہو چکا ہے۔ اب زیادہ سے زیادہ ایسے پیکٹ کو بیرنگ کر دیا جاتا ہے اتفاقاً آپ نے ایک پیکٹ مضمون کا اشاعت کے لئے ایک اخبار کو بھیجا۔ اور اس قانون کے منشاء کو نہ سمجھتے ہوئے اس میں ایک خط بھی لکھکر ڈال دیا۔ جو اس اشتہار کے ہی متعلق تھا۔ اور جس میں اسے چھاپنے وغیرہ کے متعلق ہدایات تھیں۔ پولیس والے غالباً عیسائی تھے انہوں نے اس کی رپورٹ کر دی۔ اور آپ پر مقدمہ چلا دیا گیا۔ آپ کے وکیل نے کہا۔ کہ پیش کرنے والوں کی مخالفت تو واضح ہے۔ اس لئے ان کی گواہیوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ اگر آپ انکار کر دیں۔ تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس زمانہ میں اکثر مقدمات میں آپ کی طرف سے

شیخ علی احمد صاحب وکیل گورداسپور

پیروی کیا کرتے تھے۔ اور آپ کی زندگی کی پاکیزگی کو دیکھکر دعوے کے بعد بھی گو وہ احمدی نہ تھے۔ آپ پر بہت حسن ظن رکھتے تھے۔ انہوں نے آپ سے کہا۔ کہ اور کوئی گواہ تو ہے نہیں۔ پھر وہ خط اسی مضمون کے متعلق ہے۔ اور اسے اشتہار کا حصہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے آپ بغیر جھوٹ کا ارتکاب کئے کے کہہ سکتے ہیں۔ کہ میں نے تو اشتہار ہی بھیجا تھا۔ خط کوئی نہیں بھیجا۔ مگر آپ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ جو بات میں نے کی ہے۔ اس کا انکار کس طرح کر سکتا ہوں چنانچہ جب آپ پیش ہوئے۔ اور عدالت نے دریافت کیا۔ کہ آپ نے کوئی خط مضمون میں ڈالا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ہاں۔ اس راستبازی کا دوسروں پر تو اثر ہونا تھا ہی۔ خود عدالت پر اس قدر اثر ہوا۔ کہ اس نے آپ کو بری کر دیا۔ اور کہا۔ کہ ایک اصطلاحی جرم کے لئے ایسے راستباز آدمی کو سزا نہیں دی جاسکتی اسی طرح کئی واقعات مقدمات میں آپ کو ایسے پیش آتے رہے۔ جن کی وجہ سے ان وکلاء کے دلوں میں جن کو ان مقدمات سے تعلق رہا کرتا تھا۔ آپ کی بہت عزت تھی۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں آپ نے شیخ علی احمد صاحب کو وکیل نہ کیا۔ تو انہوں نے لکھا۔ کہ مجھے افسوس ہے۔ کہ آپ نے اس مقدمہ میں مجھے وکیل نہیں کیا۔ اس لئے نہیں۔ کہ میں کچھ لینا چاہتا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ مجھے خدمت کا موقعہ نہیں مل سکا۔ تو

سچائی اور راستبازی

ایک ایسی چیز ہے۔ کہ دشمن بھی اس سے اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ شیخ علی احمد صاحب آخر تک غیر احمدی رہے۔ اور انہوں نے بیعت نہیں کی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ظاہری رنگ میں آپ کا اخلاص احمدیوں سے کسی طرح کم نہ تھا۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے آپ کی سچائی کو ملاحظہ کیا تھا۔ اور صرف شیخ علی احمد صاحب پر ہی کیا موقوف ہے۔ جن جن کو بھی آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ ان کی یہی حالت تھی جب جہلم میں مولوی کرم دین صاحب نے آپ پر مقدمہ کیا۔ تو ایک ہندو وکیل لالہ بھیم سین صاحب کی چٹھی آئی۔ کہ میرا لڑکا بیرسٹری پاس کر کے آیا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ اُسے آپ کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل ہو۔ اس لئے آپ اس کو اجازت دیں۔ کہ وہ آپ کی طرف سے پیش ہو۔ جس لڑکے کے متعلق انہوں نے یہ خط لکھا تھا۔ وہ اب تک زندہ ہیں۔ پہلے

لا کالج کے پرنسپل

تھے۔ پھر جموں ہائیکورٹ کے چیف جج مقرر ہوئے۔ اور اب وہاں سے بھی ریٹائر ہو چکے ہیں۔ انہوں نے الحاح سے یہ درخواست اس واسطے کی۔ کہ ان کو سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کچھ عرصہ رہنے کا اتفاق ہوا تھا۔ اور وہ آپ کی سچائی کو دیکھ چکے تھے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ

سچائی ایک اعلیٰ پایہ کی چیز ہے

جسے دیکھکر دشمن کو بھی متاثر ہونا پڑتا ہے۔ سچائی ایک ایسی چیز ہے۔ جو اپنوں پر ہی نہیں۔ بلکہ غیروں پر بھی اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ انبیاء دُنیا میں آکر راستی اور سچائی کو قائم کرتے ہیں۔ اور ایسا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ کہ دیکھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور نقل کرنے پر مجبور ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دُنیا میں آکر کوئی

توپیں اور مشین گنیں

ایجاد نہیں کی تھیں۔ بنک جاری نہیں کئے تھے۔ یا صنعت و حرفت کی مشینیں ایجاد نہیں کی تھیں۔ پھر وہ کیا چیز تھی جو آپ نے دُنیا کو دی۔ اور جس کی حفاظت آپ کے ماننے والوں کے ذمہ تھی۔ وہ

سچائی کی رُوح اور اخلاقِ فاضلہ

تھے۔ یہ چیز پہلے مفقود تھی۔ آپ نے اسے کمایا۔ اور پھر یہ خزانہ دُنیا کو دیا اور صحابہؓ اور ان کی اولادوں اور پھر ان کی اولادوں کے ذمہ یہی کام تھا کہ ان چیزوں کی حفاظت کریں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جب پہلی وحی نازل ہوئی۔ تو چونکہ عرب کے لوگ وحی اور الہام سے نا آشنا تھے آپ یہ حکم سُنکر کہ آپ ساری دُنیا کو

خدا تعالےٰ کا کلام

پہنچائیں۔ کچھ گھبرائے۔ یعنی اس لئے کہ آپ اس عظیم الشان ذمہ واری کو کس طرح پورا کریں گے۔ اور اسی گھبراہٹ میں آپ حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لائے۔ شدت جذبات سے آپ اس وقت سردی محسوس کر رہے تھے۔ حتّٰی کہ جب آپ گھر میں داخل ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ

زمّلونی زمّلونی

مجھے کپڑا اُڑھادو۔ مجھے کپڑا اڑھادو حضرت خدیجہؓ نے دریافت فرمایا۔ کہ آپ کو کیا تکلیف ہے۔ تو آپ نے انہیں سب واقعہ سنایا۔ اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ کہ کلّا واللہ لا یخزیک اللہ ابداً۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم خدا آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ میں فلاں فلاں خوبیاں ہیں۔ اور ان خوبیوں میں سے ایک یہ بتائی۔ کہ تکسب المعدوم۔ یعنی جو اخلاق دُنیا سے اُٹھ گئے تھے۔ آپ نے اپنے وجود میں ان کو دوبارہ پیدا کیا ہے۔ اور بنی نوع انسان کی اس کھوئی ہوئی متاع کو دوبارہ تلاش کیا ہے۔ پھر بھلا خدا آپ جیسے وجود کو کس طرح ضائع کر سکتا ہے؟ تو انبیاء کی بعثت کی یہی غرض ہوتی ہے اور مومنوں کے سپرد یہی امانت ہوتی ہے۔ جس کی حفاظت کرنا ان کا فرض ہوتا ہے۔ محبت کی وجہ سے

انبیاء کا وجُود

مومنوں کو بے شک بہت پیارا ہوتا ہے۔ مگر حقیقت کے لحاظ سے انبیاء کی عظمت کی وجہ وہی نور ہے۔ جسے دُنیا تک پہونچانے کے لئے خدا تعالےٰ ان کو مبعوث کرتا ہے۔ انہیں خدا تعالےٰ کا وہ پیغام ہی جو وہ لاتے ہیں۔ بڑا بناتا ہے۔ پس جب نبی کے اتباع اس وجود کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں۔ تو اس پیغام کی حفاظت کے لئے کیا کچھ نہ کرنے کے لئے تیار رہتے ہونگے؛

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کی حفاظت

کے لئے صحابہ کرام نے جو قربانیاں کیں۔ وُہ واقعات پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور ان کی محبت کو دیکھ کر آج بھی دل میں

محبّت کی ایک لہر

پیدا ہوجاتی ہے۔

اُحد کی جنگ میں ایک موقعہ ایسا آیا کہ صرف ایک صحابی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہ گئے۔ اور دشمن بے تحاشا تیر اور پتھر پھینک رہے تھے۔ اس صحابی نے اپنا ہاتھ حضورؐ کے چہرہ مبارک کی طرف کردیا۔ اور اس پر اتنے تیر اور پتھر لگے۔ کہ وُہ ہاتھ ہمیشہ کے لئے بیکار ہوگیا۔

ایک دفعہ اس صحابی سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے اس ہاتھ کو کیا ہوا۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ ہوا تھا۔ اور میں نے یہ ہاتھ حضور علیہ السلام کے چہرہ کے آگے کردیا۔ اور اس پر اتنے تیر اور پتھر کھائے کہ یہ ہمیشہ کے لئے شل ہوگیا۔ اس نے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ کے مُونہہ سے اُف نہیں نکلتی تھی۔ انہوں نے کیا لطیف جواب دیا۔ کہنے لگے تکلیف تو اتنی تھی۔ کہ اُف نکلنا چاہتی تھی۔ مگر میں نکلنے نہیں دیتا تھا کیونکہ اگر اُف کرتا۔ تو ہاتھ ہل جاتا۔ اور کوئی تیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لگ جاتا۔ تم اس قربانی کا اندازہ کرو اور سوچو۔ کہ تم میں سے آج اگر کسی کی

انگلی کو زخم

آجائے۔ تو وُہ کتنا شور مچاتا ہے۔ مگر اس صحابی نے ہاتھ پر اتنے تیر کھائے۔ کہ وُہ ہمیشہ کے لئے خشک ہوگیا۔

ایک اور صحابی کا بھی اسی قسم کا واقعہ ہے۔ یہ بھی احد کے موقعہ کا ہی ہے

احد کی جنگ

میں جب بعض صحابہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہونے کے بعد پھر اکٹھے ہُوئے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دیکھو۔ کون کون شہید اور کون کون زخمی ہُوا ہے۔ اس پر بعض صحابہ میدانِ جنگ کا جائزہ لینے کے لئے گئے۔ ایک صحابی نے دیکھا۔ کہ ایک انصاری میدان میں زخمی پڑے ہُوئے ہیں۔ وُہ ان کے پاس پہونچے۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ ان کے بازو۔ اور ٹانگیں کٹی ہُوئی ہیں۔ اور ان کی

زندگی کی آخری گھڑی

قریب آرہی ہے۔ اس پر وُہ صحابی ان کے نزدیک ہُوا۔ اور ان سے پوچھا۔ کہ اپنے عزیزوں کو کوئی پیغام پہونچانا ہو۔ تو بتادیں میں پہونچا دُوں گا۔ اس زخمی انصاری نے کہا۔ کہ میں انتظار میں ہی تھا۔ کہ کوئی دوست ادھر سے گزرے۔ تو میں اسے اپنے عزیزوں کے نام ایک پیغام دُوں سو تم میرے عزیزوں کو میرا یہ پیغام پہونچا دینا۔ کہ محمدؐ رسول اللہ

ایک قیمتی امانت

ہیں۔ جب تک ہم زندہ رہے۔ ہم نے اپنی جانوں سے ان کی حفاظت کی۔ اور اب کہ ہم رخصت ہورہے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وُہ ہم سے بھی بڑھکر قربانیاں کرکے اس قیمتی امانت کی حفاظت کریں گے۔

غور کرو۔ موت کے وقت جبکہ وُہ جانتے تھے۔ کہ بیوی بچوں کو کوئی پیغام دینے کے لئے اب ان کے لئے کوئی اور وقت نہیں۔ ایسے وقت میں جب انسان کو جائداد کے تصفیہ اور لین دین کے انفصال کا خیال ہوتا ہے۔ اور جب لوگ اپنے پسماندگان کی بہتری کی فکر سے مشوش ہورہے ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی اس صحابی کو یہی خیال آیا۔ کہ میں تو محمد رسول اللہ کی حفاظت میں جان دے رہا ہوں۔ اور تم سے امید کرتا ہوں۔ کہ تم بھی اسی راہ پر گامزن رہوگے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کے مقابلہ میں اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کروگے۔ پس جن لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے یہ قربانیاں کیں۔ وُہ اس پیغام کے لئے جو آپ لائے۔ کیا کچھ قربانیاں نہ کرسکتے ہوں گے۔ اور انہوں نے کیا کچھ نہ کیا ہوگا۔

صحابہ نے اس بارہ میں جو کچھ کیا۔ اس کی مثال کے طور پر میں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات

کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔ جب آپ کی وفات کی خبر صحابہ میں مشہور ہوئی۔ تو ان پر شدتِ محبت کی وجہ سے گویا غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ حتےٰ کہ بعض صحابہ نے خیال کیا۔ کہ یہ خبر ہی غلط ہے۔ کیونکہ ابھی آپ کی وفات کا وقت نہیں آیا۔ کیونکہ ابھی بعض منافق مسلمانوں میں موجود ہیں۔ چنانچہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

بھی اسی خیال میں مبتلا ہوگئے۔ اور تلوار لے کر کھڑے ہوگئے۔ کہ جو کہیگا آپؐ فوت ہوگئے ہیں۔ میں اس کی گردن اڑا دُوں گا۔ آپؐ آسمان پر گئے ہیں۔ پھر دوبارہ تشریف لاکر منافقوں کو ماریں گے۔ اور پھر وفات پائیں گے۔ بہت سے صحابہ بھی آپؓ کے ساتھ شامل ہوگئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہم کسی کو یہ نہیں کہنے دیں گے۔ کہ آپ وفات پاگئے ہیں۔ بظاہر یہ محبت کا اظہار تھا۔ مگر دراصل اس تعلیم کے خلاف تھا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لائے۔ کیونکہ قرآن کریم میں صاف موجود ہے کہ افائن مات او قتل انقلبتم علےٰ اعقابکم۔ یعنے کیا اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوجائیں۔ یا قتل ہوجائیں۔ تو کیا اے مسلمانو! تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤگے بعض صحابہ اس رَو میں بہنے سے بچ گئے۔ اور انہوں نے

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

کی طرف جو اس وقت اتفاقاً مدینہ سے چند میل باہر گئے ہُوئے تھے۔ ایک آدمی بھیجا۔ جو آپ کو ان حالات کی خبر بھی دے اور بلا کر بھی لائے۔ آپ کو جب یہ خبر ملی تو آپ جلد واپس مدینہ تشریف لائے اور سیدھے اس حجرہ میں چلے گئے جس میں آپؐ کا جسمِ اطہر رکھا ہُوا تھا۔ اور آپؓ نے آپؐ کے چہرہ سے چادر اٹھائی۔ اور دیکھا کہ واقعہ میں آپؐ فوت ہوچکے ہیں۔ پھر جُھکے۔ اور

پیشانی پر بوسہ

دیا۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور جسمِ اطہر کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ پر دو موتیں نہیں لائے گا یعنی ایک تو ظاہری موت۔ اور دوسرے یہ کہ آپؐ کی لائی ہُوئی تعلیم مٹ جائے۔ پھر آپ باہر تشریف لائے۔ جہاں صحابہ جمع تھے۔ اور جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار ہاتھ میں لے کر بڑے جوش میں یہ اعلان کررہے تھے کہ جو کہیگا۔ آپ فوت ہوگئے ہیں۔ وُہ منافق ہے۔ اور میں اس کی گردن اڑا دُوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے۔ اور لوگوں کو خاموش ہونے کو کہا۔ اور بڑے زور سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ

چُپ رہو

مجھے بات کرنے دو۔ اور پھر یہ آیت پڑھی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علےٰ اعقابکم یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف خدا کے رسول ہیں۔ آپؐ سے قبل جتنے رسول آئے۔ وُہ سب فوت ہوچکے ہیں۔ اگر آپ فوت ہوجائیں۔ یا قتل ہوجائیں۔ تو کیا تم اپنے دین کو چھوڑدوگے۔ اور سمجھوگے۔ کہ تمہارا دین ناقص ہے پھر نہایت جوش سے فرمایا کہ اے لوگو من کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔ جو تم میں سے اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا تھا وہ خوش ہوجائے کہ

ہمارا خدا زندہ ہے

اور کبھی نہیں مرسکتا۔ ومن کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات۔ لیکن جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا۔ وُہ سن لے کہ آپؐ فوت ہوگئے ہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے مذکورہ بالا آیت پڑھی مجھے ایسا معلوم ہُوا۔ کہ گویا آسمان پھٹ گیا ہے۔ میری ٹانگیں لڑکھڑا گئیں اور پاؤں کی طاقت سلب ہوگئی۔ اور میں بے اختیار ہوکر زمین پر گر پڑا۔ اس وقت مجھے معلوم ہُوا کہ واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں۔

دیکھو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت تھی۔ کہ جب انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ آپ فوت ہو چکے ہیں۔ تو بے اختیار ہو کر آپ کے جسم مبارک کو بوسہ دیا۔ آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ مگر دوسری طرف اس سچائی سے کتنی محبت تھی۔ جو آپ لائے تھے۔ کہ حضرت عمرؓ جیسا بہادر تلوار لے کر کھڑا ہے۔ کہ جو کہیگا آپ فوت ہو گئے ہیں۔ میں اسے جان سے مار دونگا۔ اور بہت سے صحابہ ان کے ہم خیال ہیں۔ مگر باوجود اس کے آپ نڈر ہو کر کہتے ہیں۔ کہ جو کہتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ وہ گویا آپ کو خدا سمجھتا ہے میں اسے بتاتا ہوں۔ کہ آپ فوت ہو گئے ہیں۔ مگر وہ خدا جس کی آپ پرستش کرانے آئے تھے۔ وہ زندہ ہے۔ یہ

سچائی کا اثر

تھا۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے دلوں میں پیدا کر دی تھی کہ وہ صحابہ جو ننگی تلواریں لیکر کھڑے تھے۔ انہوں نے یہ بات سنتے ہی سر جھکا دیئے۔ اور تسلیم کر لیا۔ کہ ٹھیک ہے آپ واقعہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ بعض نادان شاید کہدیں۔ اور

ایک قوم

کہتی بھی ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کامل محبت نہ تھی چنانچہ وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دفن کرنے کا فکر نہ ہوا۔ بلکہ آپ خلیفہ کے انتخاب میں مشغول ہو گئے۔ مگر یہ معترض غلطی پر ہیں حضرت ابوبکرؓ نے جو کچھ کیا۔ وہ اس تعلیم کی حفاظت کے لئے کیا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لائے تھے ورنہ حضرت ابوبکرؓ کو جو بے مثل محبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود سے تھی۔ وہ مندرجہ ذیل واقعہ سے ظاہر ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل ایک لشکر تیار کیا تھا۔ کہ شام کے بعض مخالفین کو جا کر ان کی شرارتوں کی سزا دے۔ ابھی یہ لشکر روانہ نہیں ہوا تھا۔ کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

آپ کی وفات کے بعد

حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔ اور اکثر صحابہ نے اتفاق کر کے آپ سے عرض کیا۔ کہ اس لشکر کی روانگی ملتوی کر دی جائے۔ کیونکہ چاروں طرف سے

عرب میں بغاوت

کی خبریں آ رہی تھیں۔ اور مکہ۔ مدینہ۔ اور صرف ایک اور گاؤں تھا۔ جس میں باجماعت نماز ہوتی تھی۔ لوگوں نے یہ مطالبہ شروع کر دیا تھا۔ کہ ہم زکوٰۃ نہیں دینگے۔ پس صحابہ نے مشورہ کر کے حضرت عمرؓ کو حضرت ابوبکرؓ کے پاس بھیجا۔ کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے اس لشکر کو روک لیں۔ کیونکہ بوڑھے بوڑھے لوگ یا بچے ہی اگر مدینہ میں رہ گئے۔ تو وہ باغی لشکروں کا مقابلہ کس طرح کر سکیں گے۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے ان کو جواب دیا۔ کہ

کیا ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ طاقت ہے

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے لشکر کو روک لے۔ کیا تم چاہتے ہو۔ کہ آپ کی وفات کے بعد میں پہلا کام یہی کروں۔ کہ جو لشکر آپ نے بھیجنا تجویز کیا تھا۔ اسے روک لوں۔ خدا کی قسم اگر باغی مدینہ میں داخل بھی ہو جائیں۔ اور ہماری عورتوں کی لاشوں کو کتے گھسیٹتے پھریں۔ جب بھی وہ لشکر ضرور جائے گا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کو آپ سے کتنا عشق تھا۔ مگر چونکہ آپ

صدیقیت کے مقام پر

تھے۔ اس لئے جانتے تھے۔ کہ آپ کی لائی تعلیم کی عظمت اس سے بھی زیادہ ہے۔ پس ان لوگوں نے خدا تعالےٰ کی بھیجی ہوئی تعلیم کو لیا۔ اور اسے قائم رکھا۔ حتےٰ کہ

دشمن بھی اقرار کرتے ہیں

کہ اسے ذرہ بھر نہیں بدلا گیا۔ عیسائی ہندو۔ یہودی غرضکہ سب مخالف قومیں تسلیم کرتی ہیں۔ کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی نہیں بدلا گیا۔ تبدیلی ابتدائی زمانہ میں ہی ہو سکتی تھی۔ جب دوسری قوموں کی نظریں نہ پڑتی تھیں مگر ان لوگوں نے اپنی جانوں سے اس تعلیم کی حفاظت کی۔ اور اس میں ایک شوشہ کا بھی تغیر نہیں ہونے دیا۔ نہ صرف لفظی طور پر بلکہ معنوی طور پر بھی اب اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا

کہ تا آپ اخلاقِ فاضلہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق دلوں میں قائم کریں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا اجراء کریں۔ اور ہمیں اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم نے ان چیزوں کی اس طرح حفاظت کرنی ہے۔ جس طرح صحابہؓ نے کی تھی۔

ہم میں اور دوسری قوموں میں

ایسا امتیاز ہونا چاہیئے۔ کہ پتہ لگ سکے ہم نے اس امانت کو قائم رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک جماعت ایسی موجود تھی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا آئندہ نسلوں میں بھی یہی جذبہ موجود ہے۔ کیا کوئی عقلمند یہ پسند کر سکتا ہے۔ کہ ایک اچھی چیز اسے تو ملے۔ مگر اس کی اولاد اس سے محروم رہے۔ پھر تم کس طرح سمجھ سکتے ہو۔ کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی قدر و قیمت کو جانتا ہے۔ وہ پسند کرے گا۔ کہ وہ اس کے ورثاء کو نہ ملے۔ لیکن اس کی زمین اور اس کے مکانات انہیں مل جائیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ (۶-۳۲)

دنیوی زندگی لہو و لعب کی طرح ہے

یہ سب کھیل تماشہ کی چیزیں ہیں۔ یہ ایسی ہی ہیں۔ جس طرح فٹ بال۔ کرکٹ یا ہاکی ہوتی ہے۔ پھر کیا کبھی کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے۔ کہ حکومت اس کی زمین مکان اور جائداد تو ضبط کر لے مگر گلی ڈنڈا اس کے بیٹے کو دیدے یا کوئی پھٹا ہوا فٹ بال یا ٹوٹا ہوا ٹینس ریکٹ یا ہاکی کی سٹک اس کے بیٹوں کو دیدے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ

دنیوی چیزیں لہو و لعب ہیں

اور دین و دنیا میں وہی نسبت ہے جو ایک حقیقی چیز کو کھیل تماشہ سے ہوتی ہے۔ اور کوئی شخص یہ کب پسند کر سکتا ہے۔ کہ قیمتی ورثہ تو اس کی اولاد کو نہ ملے۔ اور لہو و لعب کی چیزیں مل جائیں۔ لیکن

کیا ہم میں ایسے لوگ نہیں ہیں

جو عملاً ایسا کرتے ہیں۔ جب ان کا بیٹا جھوٹ بولے۔ چوری کرے۔ یا کوئی اور جرم کرے۔ تو وہ اس کی تائید کرتے ہیں۔ میں متواتر دیکھ رہا ہوں۔ کہ

بعض لڑکے قادیان میں

ایسی شرارتیں کرتے ہیں۔ کہ احمدیت تو الگ رہی وہ انسانیت کے بھی خلاف ہوتی ہیں۔ مگر ان کے ماں باپ چوری چھپے ان کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اول تو وہ اس وجہ سے مجرم ہیں۔ کہ انہوں نے اولاد کو دینی تعلیم سے محروم رکھا۔ اگر ان کے نزدیک نیکی کی کوئی قیمت ہوتی تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ وہ اس سے اپنی اولادوں کو محروم رکھتے۔ اور اگر اس میں کوتاہی کی تھی۔ تو پھر

مجرم کی اعانت

سے ہی باز رہتے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ نیکی اور تقویٰ میں ضرور تعاون کرو۔ مگر بدی اور عدوان میں تعاون نہ کرو۔ پہلا جرم تو انہوں نے یہ کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا۔ اپنے آپ کو اور اپنے بیوی بچوں کو

جہنم کی آگ

سے بچاؤ۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ اور

دوسرا جرم

یہ کرتے ہیں۔ کہ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ کے حکم الٰہی کو توڑتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تو دین کو نعمت قرار دیتا ہے

مگر وہ جماعت جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی دعویدار ہے۔ اس میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ کہ جو اول تو اپنی اولادوں کو دین سے محروم رکھتے ہیں۔ اور پھر جب وہ شرارت کریں۔ تو ان کی مدد کرتے ہیں حالانکہ وہ بعض ایسے جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں کہ جن پر

شرافت اور انسانیت

بھی چلا اٹھتی ہے۔ چہ جائیکہ احمدیت اور ایمان ان کے متحمل ہوسکیں۔ مگر ایسے

مجرموں کے والدین۔ بھائی رشتہ دار

بلکہ دوست ان کی مدد کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ ایسا کرنے سے ایمان کہاں باقی رہ جاتا ہے۔ ایسے آدمی کا دین تو آسمان پر اڑ جاتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھو۔ ایک دفعہ بعض صحابہ نے آپؐ کے پاس کسی

مجرم کی سفارش

کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم۔ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے۔ تو وہ بھی سزا سے نہیں بچ سکے گی۔ تو تقوےٰ اور طہارت ایسی نعمت ہے۔ کہ اس کے حصول کے لئے انسان کو کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمیں جو دولت ملی ہے۔ وہ اعلےٰ اخلاق ہی ہیں۔ اور اپنی اولادوں کو ان کا وارث بنانا ہمارا فرض ہے۔ اور اگر غفلت کی وجہ سے اس میں کوئی کوتاہی ہوجائے۔ تو

مومن کا فرض

ہے۔ کہ وہ تعاون علے الاثم نہ دکھائے بلکہ اسی وقت اس سے علیحدہ ہوجائے جس نے جرم کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے اس کی ایسی مثالیں دکھائی ہیں۔ کہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ ایسا کرنا ناممکن ہے۔

سید حامد شاہ صاحب مرحوم

بہت مخلص احمدی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو اپنے بارہ حواریوں میں سے قرار دیا تھا۔ چنانچہ میرے سامنے جب اپنے حواریوں کے نام گنے۔ تو ان کا بھی نام لیا۔ اور پھر ان کے نیک انجام نے ان کے درجہ کی بلندی پر مہر بھی لگا دی۔ ایک دفعہ ان کے لڑکے کے ہاتھ سے ایک شخص قتل ہو گیا۔ مگر یہ قتل ایسے حالات میں ہوا۔ کہ عوام کی ہمدردی ان کے لڑکے کے ساتھ تھی۔ دراصل

مقتول کی زیادتی

تھی۔ جس پر لڑائی ہوگئی۔ ان کے لڑکے نے اسے مکہ مارا۔ اور وہ مر گیا۔ اس وقت سیالکوٹ کا ڈپٹی کمشنر جو انگریز تھا۔ وہ ایسے افسروں میں سے تھا۔ جو جرم ثابت ہو یا نہ ہو۔ سزا ضرور دینا چاہتے ہیں۔ تا رعب قائم ہو۔ اسے خیال آیا۔ کہ میر حامد شاہ صاحب میرے دفتر کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ اگر میں ان کے لڑکے کو سزا دوں گا۔ تو میرے

انصاف کی دھوم

مچ جائے گی۔ اس لئے شاہ صاحب کو بلایا اور پوچھا۔ کہ کیا واقعی آپ کے لڑکے نے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں تو وہاں موجود نہ تھا لیکن سنا ہے۔ کہ کیا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ اسے بلا کر کہدیں۔ کہ وہ اقرار کرلے۔ تا لوگوں کو معلوم ہوجائے۔ کہ ہم کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔ آپ نے اپنے لڑکے کو بلا کر پوچھا۔ کہ تم نے اس شخص کو مارا ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں مارا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ پھر سچی بات کا اقرار کرلو۔ لوگوں نے کہا۔ کہ کیوں اپنے جوان لڑکے کو پھانسی پر لٹکوانا چاہتے ہو۔ مگر آپ نے فرمایا۔ کہ اس دنیا کی سزا سے اگلی سزا زیادہ سخت ہے۔ اور اپنے بیٹے کو یہی نصیحت کی۔ کہ اقرار کرلے۔ خدا کی قدرت اس نے اقرار تو کرلیا۔ مگر وہ لڑکا کرکٹ کا کھلاڑی تھا۔ اور وہ مجسٹریٹ جس کے پاس مقدمہ تھا۔ وہ بھی کرکٹ کھیلنے والا تھا۔ اسے کرکٹ کلب میں معاملہ کی حقیقت معلوم ہوگئی۔ اور چونکہ قانون ایسا ہے۔ کہ اگر مجسٹریٹ کو کسی بات کا یقین ہوجائے۔ تو ملزم سے کچھ پوچھنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ اس نے خود ہی پولیس کے گواہوں پر ایسی جرح کی۔ کہ اس

لڑکے کی بریّت

ثابت ہوگئی۔ اور اس نے اس سے کچھ پوچھے بغیر ہی اسے رہا کردیا۔

اسی قسم کا ایک مقدمہ پچھلے دنوں

چودھری ظفر اللہ خان صاحب

کے بھائی پر ہوا۔ چودھری صاحب اس وقت ولایت میں تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی کو لکھا۔ کہ یہ

ایمان کی آزمائش کا وقت

ہے۔ اگر تم سے قصور ہوا ہے۔ تو میں تمہارا بڑا بھائی ہونے کی حیثیت سے تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اس دنیا کی سزا سے اگلے جہان کی سزا زیادہ سخت ہے۔ اس لئے اسے برداشت کرلو۔ اور سچی بات کہہ دو۔ تو جو بات ایک شخص کرسکتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ دوسرا نہ کرسکے۔ صرف

اخلاص اور ایمان کی ضرورت

ہے۔

سیالکوٹ کے رہنے والے ہمارے ایک دوست ہیں۔ جو ابھی زندہ ہیں۔ احمدی ہونے کے بعد جب انہیں معلوم ہوا۔ کہ رشوت لینا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے تو انہوں نے تمام ان لوگوں کے گھروں پر جا جا کر جن سے وہ رشوتیں لے چکے تھے۔ واپس کیں۔ اس سے وہ بہت زیر بار بھی ہوگئے۔ مگر اس کی انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ تو ہماری جماعت میں ہر قسم کے اعمال کے لحاظ سے ایسے نمونے ملتے ہیں۔ جن کے متعلق کہا جاسکتا ہے۔ کہ وہ

صحابہ کے نمونے

ہیں۔ لیکن ہمیں ان پر خوش نہیں ہوجانا چاہیئے۔ بلکہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ساری جماعت ایسی ہوجائے۔ ایسے لوگوں سے صرف اتنا فائدہ ہوسکتا ہے۔ کہ ان کی مثال دوسروں کے سامنے پیش کرکے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ کیا ان کو مال کی ضرورت نہیں۔ ان کو اپنے بیوی بچوں سے محبت نہیں۔ پھر اگر وہ

خدا کے لئے قربانی

کرسکتے ہیں۔ تو تم کیوں نہیں کرسکتے۔

پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس امانت کی قدر کریں جو

ان کے سپرد

کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر ہمیں جاگیریں نہیں دیں۔ حکومتیں نہیں دیں۔ کوئی ایجادیں نہیں کیں۔ سامانِ تعیش مہیا نہیں کئے صرف ایک سچائی ہے۔ جو ہمیں دی ہے اور اگر وہ بھی جاتی رہے۔ تو کس قدر بدقسمتی ہوگی۔ اور ہم اس فضل کو اپنے ہاتھ سے پھینک دینے والے ہوں گے جو

تیرہ سو سال کے بعد

اللہ تعالےٰ نے نازل کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم کو اسلام دیا۔ اخلاقِ فاضلہ دیئے۔ اور نمونہ سے بتادیا۔ کہ ان پر عمل ہوسکتا ہے۔ پہلے خیال تھا۔ کہ ان چیزوں پر عمل محال ہے۔ مگر آپ نے بتادیا۔ کہ عمل ہوسکتا ہے۔ پھر بھی کئی ہیں۔ جو فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ہم میں سے کئی ہیں۔ جو جوش میں آکر مخالف کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ مگر آپ پر قتل کا ایک جھوٹا مقدمہ بنایا گیا۔ اس وقت اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر

کیپٹن ڈگلس

تھے۔ جو اس وقت بھی زندہ ہیں۔ اور اب کرنل ڈگلس ہیں۔ وہ اس قدر متعصب تھے۔ کہ جب اس ضلع پر آئے تو کہا۔ کہ اس ضلع کے رہنے والا ایک شخص مسیح ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اب تک کیوں اسے سزا نہیں دی گئی۔ ان کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ ایک انگریز کہلانے والے شخص نے جو انگریز مشہور تھا۔ مگر دراصل انگریز نہیں۔ بلکہ

پٹھان تھا

یہ مقدمہ کیا تھا۔ اس کے انگریز کہلانے کی وجہ یہ تھی۔ کہ پٹھان ہونے کے سبب سے اس کا رنگ انگریزوں کی طرح گورا تھا۔ اور پھر ایک انگریز نے اسے بیٹا بنایا ہوا تھا۔ اس لئے لوگ اسے انگریز سمجھتے تھے۔ اس کا نام

مارٹن کلارک

تھا۔ ان کا بیٹا یا بھائی ابی سینیا کی سابق حکومت میں وزیر اعظم تھا۔ آپ میں سے کئی ایک نے اخباروں میں پڑھا ہوگا۔ کہ مسٹر مارٹن نے یہ کہا۔ یہ مارٹن اسی مارٹن کلارک کا بیٹا ہے۔ یا بھائی۔ رشتہ کی تعیین میں اس وقت نہیں کرسکتا۔ ان مسٹر مارٹن کلارک نے عدالت میں یہ دعوے کیا۔ کہ میرے قتل کے لئے مرزا صاحب نے ایک آدمی بھیجا ہے۔

مسلمانوں میں علماء کہلانیوالے

بھی اس کے ساتھ اس شور میں شامل ہوگئے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تو اس مقدمہ میں آپ کے خلاف شہادت دینے کے لئے بھی آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالے نے قبل از وقت بتا دیا تھا۔ کہ ایک مولوی مقابل پر پیش ہوگا۔ مگر اللہ تعالے اُسے ذلیل کرے گا۔ لیکن باوجود اس کے کہ الہام میں اس کی ذلت کے متعلق بتا دیا گیا تھا۔ اور الہام کے پورا کرنے کے لئے ظاہری طور پر جائز کوشش کرنا فرض ہوتا ہے۔ مگر مجھے خود مولوی فضل دین صاحب نے جو لاہور کے ایک وکیل اور اس مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے پیروی کر رہے تھے۔ سنایا کہ جب میں نے ایک سوال کرنا چاہا۔ جس سے

مولوی محمد حسین صاحب کی ذلت

ہوتی تھی۔ تو آپ نے مجھے اس سوال کے پیش کرنے سے منع کر دیا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی والدہ کنچنی تھی۔ اور مقدمات میں گواہوں پر ایسے سوالات کئے جاتے ہیں۔ کہ جن سے ظاہر ہو۔ کہ وہ بے حیثیت آدمی ہے مولوی فضل دین صاحب نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ سوالات سنائے جو وہ مولوی محمد حسین صاحب پر کرنا چاہتے تھے۔ تو ان میں ایک سوال یہ بھی تھا۔ کہ

تمہاری ماں کون تھی

جسے سنکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہم ایسے سوال کو برداشت نہیں کرسکتے۔ مولوی فضل دین صاحب نے کہا۔ کہ اس سوال سے آپ کے خلاف مقدمہ کمزور ہو جائے گا۔ اور اگر یہ نہ پوچھا جائے۔ تو آپ کو مشکل پیش آئے گی۔ اس لئے کہ گواہ اپنے آپ کو مسلمانوں کا ایک لیڈر ہونے کی حیثیت سے پیش کر رہا ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ ثابت کیا جائے کہ وہ ایسا معزز نہیں۔ مگر آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ ہم اس سوال کی اجازت نہیں دے سکتے۔ مولوی فضل دین صاحب احمدی نہیں تھے۔ بلکہ حنفی تھے۔ اور حنفیوں کے لیڈر تھے۔ انجمن نعمانیہ وغیرہ کے سرگرم کارکن تھے۔ اس لئے مذہبی لحاظ سے تعصب رکھتے تھے۔ مگر جب بھی کبھی غیر احمدیوں کی مجالس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر کوئی حملہ کیا جاتا۔ وہ پُر زور تردید کرتے۔ اور کہتے۔ کہ عقائد کا معاملہ الگ ہے۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اخلاق ایسے ہیں۔ کہ ہمارے علماء میں سے کوئی بھی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اور اخلاق کے لحاظ سے میں نے ایسے ایسے مواقع پر ان کی آزمائش کی ہے کہ کوئی مولوی وہاں نہیں ٹھہر سکتا تھا جس مقام پر کہ آپ ٹھہرے تھے۔ آپ دیکھو ادھر

گواہ کے ذلیل ہونیکا الہام

ہے۔ ادھر اس کی گواہی آپ کو مجرم بناتی ہے۔ مگر جو بات اس کی پوزیشن کو گرانے والی ہے۔ وہ آپ پوچھنے ہی نہیں دیتے لیکن جس خدا نے قبل از وقت مولوی محمد حسین صاحب کی ذلت کی خبر آپ کو دی تھی۔ اس نے ایک طرف تو آپ کے اخلاق دکھا کر آپ کی عزت قائم کی۔ اور دوسری طرف غیر معمولی سامان پیدا کر کے مولوی صاحب کو بھی ذلیل کرا دیا۔ اور یہ اس طرح ہوا کہ وہی ڈپٹی کمشنر جو پہلے سخت مخالف تھا اس نے جونہی آپ کی شکل دیکھی۔ اس کے دل کی کیفیت بدل گئی۔ اور باوجود اس کے کہ آپ ملزم کی حیثیت میں اس کے سامنے پیش ہوئے تھے۔ اس نے کرسی منگوا کر اپنے ساتھ بچھوائی۔ اور اس پر آپ کو بٹھایا جب مولوی محمد حسین صاحب گواہی کے لئے آئے۔ تو چونکہ وہ اس امید میں آئے تھے۔ کہ شاید آپ کے ہتھکڑی لگی ہوئی ہوگی یا کم سے کم آپ کو ذلت کے ساتھ کھڑا کیا گیا ہوگا۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجسٹریٹ نے اپنے ساتھ کرسی پر بٹھایا ہوا ہے تو وہ غصہ سے مغلوب ہوگئے۔ اور جھٹ مطالبہ کیا۔ کہ

مجھے بھی کرسی دی جائے

اس پر عدالت نے کہا۔ کہ نہیں آپ کا کوئی حق نہیں۔ کہ آپ کو کرسی ملے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ میں معزز خاندان سے ہوں۔ اور گورنر صاحب سے ملاقات کے وقت بھی مجھے کرسی ملتی ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے جواب دیا۔ کہ ملاقات کے وقت تو چوہڑے کو بھی کرسی ملتی ہے۔ مگر یہ عدالت ہے۔ مرزا صاحب کا خاندان رئیس خاندان ہے۔ ان کا معاملہ اور ہے۔ مولوی صاحب اس پر بھی باز نہ آئے۔ اور کہا۔ کہ نہیں مجھے ضرور کرسی ملنی چاہیئے۔ میں اہلحدیث کا ایک ایڈووکیٹ ہوں۔ اس پر ڈپٹی کمشنر کو طیش آگیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ بک بک مت کر۔ پیچھے ہٹ۔ جوتیوں میں کھڑا ہوجا مولوی صاحب جب گواہی دے کر باہر نکلے تو برآمدہ میں ایک کرسی پڑی تھی۔ اس پر بیٹھ گئے۔ کہ لوگ سمجھیں گے۔ شاید اندر بھی کرسی پر ہی بیٹھے تھے۔ مگر نوکر ہمیشہ آقا کی مرضی کے مطابق چلتے ہیں۔ چپڑاسی نے جب دیکھا۔ کہ صاحب ناراض ہیں۔ تو اس خیال سے کہ برآمدہ میں کرسی پر بیٹھا دیکھکر مجھے ناراض نہ ہوں۔ آکر کہنے لگا۔ کہ میاں

اٹھو کرسی خالی کردو

وہاں سے اُٹھکر وہ باہر آئے۔ اور ایک چادر بچھی ہوئی تھی۔ اس پر بیٹھ گئے۔ اور خیال کیا۔ کہ چلو اتنی عزت ہی سہی۔ مگر چادر والے نے نیچے سے چادر کھینچتے ہوئے کہا۔ کہ

اٹھو میری چادر چھوڑدو

جو عیسائیوں سے مل کر ایک مسلمان کے خلاف جھوٹی گواہی دینے آیا ہو۔ اسے بٹھا کر میں اپنی چادر پلید نہیں کرا سکتا۔ اور اس طرح

ذلت پر ذلت

ہوتی چلی گئی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلےٰ اخلاق کی وجہ سے آپ کی عزت قائم ہوئی۔ اس کے بالمقابل ہماری جماعت کے کتنے دوست ہیں۔ جو غصہ کے موقعہ پر

اپنے نفس پر قابو

رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھو۔ کہ ایسے شدید دشمن کے صحیح واقعات سے بھی اس کی تذلیل گوارا نہیں کرتے۔ مگر ہمارے دوست جوش میں آکر گالیاں دینے بلکہ مارنے پیٹنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ ع

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

پس ہماری جماعت کو ایک طرف تو یہ اعلیٰ اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے چاہئیں۔ اور دوسری طرف بدی سے پوری پوری نفرت پیدا کرنی چاہیئے۔ ایسی ہی نفرت جیسی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دکھائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بھی یہ دونوں نظارے پائے جاتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

مومن ایک سمویا ہوا انسان ہوتا ہے

میں اس موقعہ پر غیرت کی ایک مثال بھی بیان کر دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ

لاہور کے ریلوے سٹیشن پر

تھے۔ کہ پنڈت لیکھرام بھی وہاں آگئے۔ اور آپ کو سلام کیا۔ اس وقت ان کی شہرت آریہ لوگوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے کی وجہ سے خوب ہوچکی تھی۔ اور وہ

آریوں کے لیڈر

سمجھے جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے سلام کا کوئی

جواب نہ دیا

تو حضور کے ساتھ جو خدام تھے۔ انہوں نے سمجھا

کہ شاید آپ نے دیکھا نہیں۔ اس لئے عرض کیا۔ کہ حضور پنڈت لیکھرام سلام کرتے ہیں۔ مگر آپ خاموش رہے۔ پنڈت لیکھرام نے بھی اس خیال سے کہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔ دوسری طرف ہو کر پھر سلام کیا۔ پھر بھی آپ نے جواب نہ دیا اس پر آپ کے ہمراہی جو شاید فخر محسوس کر رہے تھے۔ کہ آریوں کا لیڈر آپ کو سلام کر رہا ہے۔ پھر انہوں نے آپ کو توجہ دلائی۔ کہ حضور پنڈت لیکھرام جی آپ کو سلام کر رہے ہیں اس پر آپ نے جوش سے فرمایا کہ کیا انہیں شرم نہیں آتی کہ آقا کو تو گالیاں دیتے ہیں اور غلام کو سلام کہتے ہیں۔ غرض آپ کے اندر ایک طرف تو

بے انتہا غیرت

تھی۔ اور دوسری طرف بے انتہا رحم اور عفو تھا۔ غیرت تھی تو اس قدر کہ ایک مشہور لیڈر کا سلام تک لینے کو آپ تیار نہ ہوئے۔ اور رحم تھا تو اتنا کہ ایک شدید مخالف کی ذلت کبھی پسند نہیں کرتے۔ پس یہ اخلاق ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم کو سکھائے۔ اور جنہیں زندہ رکھنے کی کوشش ہماری جماعت کو کرنی چاہیئے۔ یاد رکھو۔ کہ جو شخص اپنی

اولاد کو نیک اخلاق

نہیں سکھاتا۔ وہ نہ صرف یہ کہ اپنی اولاد سے دشمنی کرتا ہے۔ بلکہ سلسلہ سے بھی دشمنی کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرتا ہے اور خدا سے دشمنی کرتا ہے۔ مجھے بعض لوگوں نے خطوط لکھے ہیں۔ کہ آپ اعمال کی اصلاح کے متعلق خطبات پڑھ رہے تھے۔ تو بعض نوجوانوں نے ڈاڑھیاں رکھ لی تھیں۔ مگر ادھر آپ نے خطبات ختم کئے۔ ادھر ان کی

داڑھیاں غائب ہو گئیں

اب بتاؤ یہ کونسا وعظ ہے۔ جو میں ہر وقت ہی کرتا رہوں۔ اور جس وقت اسے بس کردوں اسی وقت عمل بھی بس ہو جائے۔ بھلا یہ طاقت کس میں ہے کہ ہر روز ہی ڈاڑھی پر لیکچر دیتا رہے۔

مومن کے لئے تو اشارہ کافی ہوتا ہے

وہ جب صداقت کی بات سن لیتا ہے تو اسکے پیچھے چل پڑتا ہے۔ اور دوبارہ نہیں کہلواتا۔ اگر میں اسی طرح لیکچر دیتا رہوں۔ کہ سلسلہ بند ہی نہ ہو۔ تو ہزاروں نیکیاں ہیں۔ ان پر وعظ کے لئے اتنے دن کہاں سے لاؤں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مریض آیا اور اس نے ایک سوال کیا۔ یہاں بچے بیٹھے ہیں۔ اس لئے میں وہ سوال تو بیان نہیں کرتا۔ مگر اس نے کہا کہ کوئی ایسی دوائی دی جائے۔ کہ میں فلاں کام ۴۸ - ۵۰ گھنٹے تک کرسکوں۔ آپ نے فرمایا۔ احمق خدا نے تو ۲۴ گھنٹے بنائے ہیں۔ میں تیرے لئے پچاس گھنٹے کہاں سے لاؤں۔ تو خدا نے ہفتہ کے سات دن مقرر کئے ہیں۔ جن میں سے ایک دن جمعہ ہے۔ جس میں خطبہ پڑھا جا سکتا ہے۔ اور ہزاروں نیکیاں ہیں۔ میں ان سب پر روز خطبہ کیسے پڑھ سکتا ہوں جو لوگ وعظ سن کر عمل کرتے ہیں اور پھر فوراً ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کی مثال تو اس کھیل کی سی ہے۔ جسے

جیک ان دی بکس

کہتے ہیں۔ ایک بکس کے اندر لچکدار گڈا ہوتا ہے۔ جب ڈھکنا بند کیا جائے تو وہ بھی اندر چلا جاتا ہے۔ مگر جب ڈھکنا کھولا جاتا ہے۔ تو وہ بھی نمودار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میں وعظ کرتا ہوں تو ان لوگوں کی ڈاڑھی نکل آتی ہے اور بس کرتا ہوں تو پھر اندر چلی جاتی ہے پس اس داڑھی کا کوئی علاج میرے پاس نہیں ہے۔ خدا نے کسی کو اتنا وقت نہیں دیا۔ کہ ایسا وعظ کر سکے اصل چیز یہی ہے کہ انسان مومن بنے پھر یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ کشمکش اسی وقت تک کے لئے ہے جب تک ایمان نہ ہو۔

مولوی عبداللہ صاحب غزنوی

جو صاحب الہام بزرگ تھے۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور اپنی اولاد کی اس سے محرومی کی خبر بھی الہام کے ذریعہ دی تھی۔ ایک دفعہ لوگ ایک بڑے حنفی مولوی کو جو خود بھی نیک تھا۔ آپ سے بحث کرنے کے لئے لائے۔ اور کہا کہ حنفی مولوی صاحب آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر نیت بخیر باشد۔ حنفی مولوی بھی نیک تھا۔ وہیں خاموش ہو کر چل دیا۔ لوگوں نے پوچھا۔ تو کہا کہ میری نیت نیک نہیں تھی۔ کیونکہ فضول بحث کرنا کوئی اچھی بات نہیں۔ پس نیت اگر نیک ہو۔ تو وعظوں کی حاجت نہیں رہتی۔ قرآن کریم میں ہے کہ وفی انفسکم افلا تبصرون۔ یعنی تمہارے دلوں میں بھی نشان موجود ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت محسوس کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر اللہ تعالےٰ نے ان پر بڑی ذمہ داری ڈالی ہے۔

انسان کے اندر کمزوریاں

خواہ پہاڑ کے برابر ہوں۔ وہ اگر چھوڑنے کا ارادہ کرے۔ تو کچھ مشکل نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا مشہور مقولہ ہے۔ کہ اگر تمہارے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔ تو تم پہاڑوں کو ان کی جگہوں سے ہٹا سکتے ہو۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ گناہ خواہ پہاڑ کے برابر ہوں۔ انسان کے اندر ایمان اگر رتی کے برابر بھی پیدا ہو جائے۔ تو وہ ان پہاڑوں کو اڑا سکتا ہے۔ مومن جس دن ارادہ کر لے۔ اس کے رستہ میں کوئی روک نہیں رہتی۔ میں بتا چکا ہوں۔ کہ ان خطبات کا ایک حصہ

تحریک جدید کا دوسرا حصہ

ہے۔ جو آئندہ کبھی بیان کروں گا۔ اس لئے میں اب بھی اس بارہ میں کچھ نہیں کہتا ہاں اس وقت یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ دوست اپنی اپنی اولادوں کی اور جماعت کے دوسرے نوجوانوں کی اصلاح کریں جھوٹ۔ چوری۔ دغا۔ فریب۔ دھوکا بدمعاملگی۔ غیبت وغیرہ بدعادات ترک کردیں۔ حتیٰ کہ ان کے ساتھ معاملہ کرنے والا محسوس کرے۔ کہ یہ بڑے اچھے لوگ ہیں۔ اور اگر کوئی ان کے پاس کروڑوں روپیہ بھی رکھ دے تو سمجھے کہ بالکل محفوظ ہے۔ کیونکہ جس کے پاس رکھا ہے۔ وہ احمدی ہے۔ اور اگر دوست اپنے اندر ایسی تبدیلی کرلیں تو تحریک جدید کے دوسرے حصہ کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی۔ سارا کام ہو جاتا ہے۔

اچھی طرح یاد رکھو۔ کہ اس نعمت کے دوبارہ آنے میں

تیرہ سو سال کا عرصہ

لگا ہے۔ اور اگر ہم نے اس کی قدر نہ کی۔ اور پھر تیرہ سو سال پر یہ جا پڑی تو اس وقت تک آنے والی تمام نسلوں کی لعنتیں ہم پر پڑتی رہیں گی۔ اس لئے کوشش کرو۔ کہ اپنی تمام نیکیاں اپنی اولادوں کو دو اور پھر وہ آگے دیں اور وہ آگے اپنی اولادوں کو دیں۔ اور یہ امانت اتنے لمبے عرصہ تک محفوظ چلی جائے۔ کہ ہزاروں سالوں تک ہمیں اس کا ثواب ملتا جائے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو نیکی کسی شخص کے ذریعہ سے قائم ہو۔ وہ جب تک دنیا میں قائم رہے۔ اور جتنے لوگ اسے اختیار کرتے جائیں۔ ان سب کا ثواب اس شخص کے نام لکھا جاتا ہے۔ پس جو بدلہ ملتا ہے وہ بھی بڑا ہے۔ اور امانت بھی اپنی ذات میں بہت بڑی ہے اور اتنی بڑی چیزوں کے ہوتے ہوئے جو فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اسے نہ کوئی خطبہ فائدہ دے سکتا ہے۔ اور نہ وعظ اور اس کے متعلق یہی کہنا پڑتا ہے کہ یا تو وہ شقی ازلی ہے اور یا پاگل

اعراب فلسطین کی تحریک آزادی وطن

اور

آل انڈیا کانگرس

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے شعبہ خارجہ نے فلسطین کے جہاد آزادی کے متعلق ایک بیٹن شائع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں دیا جاتا ہے۔

فلسطین کی تحریک استخلاص وطن نے اہل ہند کی وسیع توجہ اور ہمدردی اپنی طرف مبذول کرلی ہے۔ بعض حلقوں میں چونکہ یہ خیال کیا جاتا اور کہا جاتا ہے کہ یہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک مذہبی جنگ ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اصل حقیقت کو آشکار کردیا جائے۔ تا کہ اس جنگ کی اصل اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکے۔ واقعات ظاہر کررہے ہیں۔ کہ یہ کوئی مذہبی یا فرقہ وارانہ تنازعہ نہیں۔ بلکہ حقیقتاً برطانی ملوکیت کے پنجہ سے وطن کو آزاد کرانے کے لئے عربوں کی جد و جہد ہے۔ نیز اس سے ملوکیت کی اندرونی ریشہ دوانیوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اور ہمیں ہندوستان میں خود اپنے مسائل مثلاً فرقہ وارانہ مسئلہ کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ فلسطین کا اصل مقصد ہندوستان کی طرح آزادئ وطن ہے۔ اور ان کے سامنے یہ سوال درپیش ہے کہ کیا ہر ملک کے باشندوں کو اپنے ملک پر خود حکومت کرنا چاہیئے۔ یا سلطنت برطانیہ کے سامنے اس کے مفاد کی خاطر سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہو جانا چاہیئے۔

ہندوستانی پبلک کو مسئلہ فلسطین کے سمجھنے اور اس کے متعلق اپنی رائے قائم کرنے میں مدد دینے کے لئے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا شعبہ خارجہ سرکاری اور دوسرے بیانات میں سے بعض اقتباسات پیش کرتا ہے۔ یہ اقتباسات زیادہ تر مسئلہ فلسطین پر اس بحث کی رپورٹ سے لئے گئے ہیں۔ جو ۱۹ جون ۱۹۳۶ء دارالعوام میں ہوئی

انتداب فلسطین کی ابتدا

بحث کے دوران میں مسٹر ہربرٹ ماریسن (مزدور پارٹی) نے کہا۔

"یہ صحیح ہے کہ جنگ کے دوران میں بعض مواعید کئے گئے تھے۔ میں نے ان تمام مواعید کی کنہ معلوم نہیں کی۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ اتحادی دول نے فلسطین کے متعلق کئی ایک اقوام سے وعدے کئے۔ یہ متضاد وعدے فوجی مقاصد کے پیش نظر کئے گئے تھے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی وجہ سے ہم سخت مشکلات میں مبتلا ہو گئے ہیں"۔

مسٹر لائڈ جارج (لبرل) نے کہا۔

"جنگ عظیم کا یہ ایک تاریک ترین وقت تھا۔ جبکہ مسٹر بیلفور نے اپنا ڈیکلریشن تیار کیا"۔

"میں ایوان کے سامنے ان واقعات کی یاد تازہ کرتا ہوں۔ جبکہ فرانسیسی فوج باغی ہو گئی تھی۔ اطالوی فوج اس مرحلہ پر تھی۔ کہ ہمت ہار دے۔ اور امریکہ نے مستعدی کے ساتھ تیاری ابھی شروع نہ کی تھی۔ اس وقت صرف برطانیہ ہی تھا جسے ایک بہت بڑے طاقتور فوجی اجتماع کا سامنا تھا۔ اور ہمارے سامنے یہ امر درپیش تھا۔ کہ ہم ہر جائز امداد کی تلاش کریں۔ دنیا کے مختلف حصوں سے معلومات بہم پہونچنے پر ہم اس نتیجہ پر پہونچے۔ کہ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم یہودی قوم کی ہمدردی حاصل کریں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم کسی تعصب یا جانبداری کے جذبات کی بناء پر اس نتیجہ پر نہیں پہونچے تھے۔ ہمیں عربوں کے خلاف ہرگز کوئی تعصب نہ تھا۔ کیونکہ اس وقت ترکوں کے ہاتھوں سے عربوں کے استخلاص کے لئے ہم ہزاروں لاکھوں کی فوج لے کر برسر پیکار تھے"۔

ان حالات میں اور معلومات موصولہ کی بنا پر ہم نے فیصلہ کیا۔ کہ مناسب ہے ہم تمام دنیا کے یہودیوں کی ہمدردی اور تعاون حاصل کریں۔ وہ امریکہ اور روس میں جو اس وقت ہمارا ساتھ چھوڑ رہا تھا ہمارے لئے استعانت کا باعث ہو سکتے تھے۔ ان حالات میں ہم نے عربوں کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ چنانچہ فرانس۔ اٹلی امریکہ اور دوسرے تمام اتحادیوں نیز لیگ آف نیشنز کی رکن تمام دول نے اسے منظور کر لیا۔ اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں۔ کہ یہودیوں نے اپنے تمام اثر و نفوذ کو استعمال کرتے ہوئے اس اپیل کا جوان سے کی گئی تھی جواب دیا۔

ایوان کو شائد اس امر کا اندازہ نہ ہو۔ کہ ہم کس قدر ڈاکٹر وزمین کے رہین منت ہیں اس نے ایک نازک وقت میں جبکہ ایک خاص مصالح جو ہماری توپوں کے لئے ضروری تھا ختم ہو چکا تھا۔ اس نے برطانی فوج کو بچایا۔

"اس کی بہت بڑی سائنٹیفک قابلیت کے باعث ہم اس مسئلہ کو حل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن وہ ان بے شمار لوگوں میں سے ایک تھا۔ جنہوں نے اتحادیوں کے لئے بہت بڑی خدمات انجام دیں۔ یہ ایک باوقار فرض تھا۔ جو ہم نے اپنے اوپر لیا۔ اور جس کا یہودیوں نے جواب دیا۔ اس لئے ہم ذلت اٹھائے بغیر اس سے دست کش نہیں ہو سکتے"

سلطنت برطانیہ کو انتداب سے فائدہ

مسٹر ایمری (کنزرویٹو) نے کہا۔

دفاعی لحاظ سے فلسطین ایک بہت اہم فوجی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ہمارے ملک افریقہ اور ایشیاء کے درمیان تمام ہوائی راہوں کا جنکشن ہے۔ بحر اوقیانوس کی نئی صورت حالات میں اسے بہت بڑی بحری حیثیت حاصل ہے۔ اگر قبرص۔ فلسطین اور مصر پر مضبوط قبضہ قائم رہے تو اس سے نہ صرف نہر سویز کو کھلا رکھا جاسکتا ہے۔ بلکہ تمام مشرقی اوقیانوس پر تسلط قائم رکھا جاسکتا ہے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ انتداب کی رو سے ہمیں فلسطین میں فضائی مستقر قائم کرنے کی اجازت نہیں۔ تاہم حیفا کا ایک بہت بڑی بندرگاہ اور اوقیانوس میں ایک صنعتی مرکز کی صورت میں ترقی اور تیل کے حصول کے ذرائع کا مہیا کرنا جو جنگ کے وقت شائد کسی اور جگہ سے ہمیں حاصل نہ ہوں۔ ہمارے لئے ایک نہایت اہم سرمایہ اور خزینہ ہو گا۔

حیفا اور عقبے کے درمیان ریلوے کے ذریعہ رسل و رسائل کے قیام کا ابھی امکان ہے۔ جس کے باعث نہر سویز تک ہمیں دو متبادل راستے حاصل ہو جائیں گے۔

ہندوستان میں اسلام تلوار کے ذریعہ نہیں پھیلا

ایک ہندو پروفیسر کی تقریر

کلکتہ ۹ اگست۔ اتوار کی رات کو مسلم انسٹی ٹیوٹ میں پروفیسر لکھن لعل رائے چودھری ایم۔اے۔پی۔آر۔ایس آف بھاگلپور نے ایک دلچسپ تقریر کی۔ مضمون زیر بحث یہ تھا۔ کہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت شروع ہوتے ہی ہندو تمدن پر اسلام کا کیا اثر پڑا۔ ڈاکٹر آر بھنڈارکر ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی۔ سابق پروفیسر تاریخ کلکتہ یونیورسٹی نے مسلمانوں اور ...ؤں کے ممتاز مجمع میں صدارت کی:

پروفیسر رائے چودھری نے اپنی تقریر کے دوران میں ہندوستان کے اندر مسلمانوں کی آمد اور پٹھان بادشاہوں کے عہد تک ہندوستانی زندگی کے معاشرتی۔ سیاسی مذہبی اور ادبی شعبوں پر اسلامی تمدن کے مفید اثر پر بحث کی۔ اتفاقاً ہندوستانی مسلمانوں کی زندگی کے مختلف شعبوں پر ہندو تمدن کے اثر کا بھی ذکر کیا۔ جو اسلامی حکومت میں صدیوں تک دونوں قوموں کے درمیان بہت ہی قریبی تعلقات اور میل ملاپ ہونے کا نتیجہ تھا۔ فاضل مقرر نے ابتدائی زمانہ میں اسلامی تمدن اور ہندو تمدن کی اس آمیزش کی تائید میں کتابوں کے ابواب اور غزلوں کا حوالہ دیا۔

ہندوستان میں اسلام کی اشاعت پر بحث کرتے ہوئے پروفیسر رائے چودھری نے قرآن کی آیتیں پڑھیں۔ اور مشہور مؤرخین کے حوالے پیش کرکے ثابت کیا۔ کہ اسلام نے اپنی اندرونی خوبیوں کے باعث اور اپنی تعلیم میں سادگی کی وجہ سے لوگوں کی قوت متخیلہ پر قبضہ کر لیا۔

مقرر نے نہایت پُر زور لہجہ میں ان خدمات کا تذکرہ کیا۔ جو مسلمان فقراء اور درویشوں مثلاً حضرت خواجہ معین الدین چشتی شاہ جلال وغیرہ نے اس شعبہ میں انجام دی ہیں۔ آپ نے دلائل کے ساتھ اس وہم کی تردید کردی۔ کہ ہندوستان اور اس پاس کے ملکوں میں اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔

بنگالی زبان اور ادب کی ترقی پر تبصرہ کرتے ہوئے فاضل پروفیسر نے بنگال کے قدیم مسلمان نوابوں کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ درحقیقت بنگالی ادب کو بچپنے میں مسلمانوں کا پرورش کردہ بچہ کہا جا سکتا ہے۔ جب وہ بڑا ہو گیا۔ تو ہندوؤں نے اسے آدمی بنایا:

(امرت بازار پترکا)

پنجاب ہائیکورٹ میں پولیس کی کارروائی پر نکتہ چینی

رجسٹرار لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ وسشن ججوں۔ ڈسٹرکٹ وسشن جج دہلی۔ پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کو ایک اہم اور طویل سرکلر بھیجا ہے۔ اس میں ججان ہائیکورٹ کے ایک فیصلے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جس میں ججوں نے پولیس اور عدالت ہائے ماتحت کے خلاف سخت اور ہیجان خیز ریمارکس پاس کئے ہیں۔ رجسٹرار نے اس سرکلر میں لکھا ہے۔ کہ مجھے ججوں کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ آپ کو توجہ اس فیصلے کی طرف دلاؤں۔ اور آپ سے درخواست کروں۔ کہ اپنے ماتحت افسروں کی توجہ اس طرف مبذول کرائیں۔

فاضل ججان نے اپنے فیصلہ میں پولیس اور ماتحت عدالتوں کے خلاف سخت ریمارکس پاس کئے ہیں۔ انہوں نے اپنے فیصلہ میں لکھا۔ کہ سب سے پہلی بات جو ہمیں اس مقدمہ میں نمایاں طور پر نظر آئی۔ وہ پوسٹ مارٹم رپورٹ تھی۔ یہ رپورٹ وعدہ معاف گواہ کے بیان کے بالکل متضاد ہے۔ اس میں سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ یہ مکمل تضاد عدالت ہائے ماتحت میں نہ مجسٹریٹ نہ جج اور نہ وکلا طرفین کی نظر میں پڑا اور ہمیں کبھی کبھی یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عدالتہائے ماتحت اپنے آپ کو ریکارڈنگ مشینیں سمجھتی ہیں۔ اور مقدمہ میں عاقلانہ دلچسپی نہیں لیتیں۔ اور نہ مشکوک امور کو واضح کرنے کے لئے ضروری سوالات دریافت کرتی ہیں۔ لائلپور کے قائم مقام سول سرجن نے اپنی شہادت میں صاف بیان کیا ہے۔ کہ لاش کے ٹکڑے ٹکڑے نہیں کئے گئے۔ استغاثہ کا یہ بیان ہے کہ پولیس کو دوسرے تیسرے دن لڑکی کی لاش کی صرف ہڈیاں ہی ملیں۔ کیونکہ گوشت جانور کھا گئے تھے) ہڈیوں کے محتاط معائنہ کی بناء پر سول سرجن نے شہادت میں کہا۔ کہ بازو اور ٹانگ بالکل نہیں کاٹی گئی۔ سر بھی علیحدہ نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ان کے جوڑ بدن کے دوسرے حصوں کے ساتھ بدستور موجود تھے۔ فاضل ججان نے سول سرجن کو حکم دیا۔ کہ مقتول کی ہڈیاں نکلوا کر پھر معائنہ کیا جائے۔ لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائلپور نے اطلاع دی۔ کہ مقتولہ کے خاوند کو یاد نہیں۔ کہ اس نے ہڈیاں کہاں دفنائی تھیں:

فاضل ججان نے مزید لکھا کہ ہم اس نتیجہ

پر پہنچے ہیں۔ کہ وعدہ معاف گواہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اور اس مقدمہ میں کافی شبہ کی گنجائش ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ وعدہ معاف گواہ واقعہ کے وقت اس جگہ موجود نہ تھا۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ چوکیدار نے پولیس کو اطلاع دی۔ کہ ایک کٹی ہوئی لاش پڑی ہے ایسی مہلک غلطی کو دماغ میں رکھ کر پولیس نے تحقیقات کی۔ پولیس نے سول سرجن کی رپورٹ بھی نہ سمجھی۔

ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ اس مہلک غلطی کی تصدیق کے لئے پولیس نے یہ کہانی گھڑ لی۔ اور یہی ثابت کرنے کے لئے جعلی ڈائری بنائی۔ اور وعدہ معاف گواہ سے بھی شہادت دلائی۔ لاش ملنے کے بعد پولیس کو قدرتی طور پر مقتولہ کے عاشقوں پر شبہ ہوا۔ اور چیزیں بھی برآمد کرائی گئیں۔ جو گڑھا انہوں نے دوسروں کے لئے کھدوایا اس میں خود گر پڑے۔ دوسری شہادت کو نظر انداز کرتے ہوئے جو وعدہ معاف گواہ کی شہادت کی تائید میں پیش کی گئی ہے ہم ملزموں کو بری کرتے ہیں کیونکہ تائید کس بات کی ہو۔ جب کہ وہ بات ہی جھوٹی ہے۔

ماں کا خط

اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینہ باقی ہیں اور تم نے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی بچے کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اتنی زیادہ نہیں شاید دو روپیہ ۸ر ہے جو کہ فوائد کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔ والسلام۔

ایک سستا مکان

محلہ دارالفضل کے عین وسط میں ایک مکان قابل فروخت ہے۔ قریباً ۵ مرلہ زمین میں تین کمرے۔ دو (۱۲ × ۱۰ فٹ) ایک (۱۸ × ۱۱ فٹ)، کا بالکل محفوظ دو طرفہ گلی۔ ضرورتمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ماسٹر محمد شفیع اسلم گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ

رشتہ درکار ہے

ایک مخلص احمدی نوجوان ایس۔ وی ٹیچر جو اس وقت -/۴۷ روپے ماہوار تنخواہ لے رہا ہے۔ اس کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی مخلص احمدی تعلیم یافتہ اور نیز ظاہری اوصاف سے متصف ہو۔ ضلع ڈیرہ غازی خان ملتان مظفرگڑھ کے رشتہ کو ترجیح دی جائے گی۔ زیادہ تفصیل بذریعہ خط و کتابت

م معرفت آغا محمد بخش خان ایم اے بی ٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان

رشتہ کی ضرورت

دو کنواری لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۵ و ۱۳ سال کی ہے۔ اور جو جماعت پنجم تک تعلیم یافتہ ہیں۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ قریشی و سید رشتہ کے خواہشمند کو ترجیح دی جائے گی۔ برائے مفصل حالات مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

معرفت قاضی محمد نذیر صاحب امیر جماعت احمدیہ لائل پور۔ بر مسجد احمدیہ لائل پور

تجار!

ہر قسم کے تجارتی تعلقات ہم سے پیدا کر کے کثیر فائدہ سے متمتع ہوں کراچی یقیناً پنجاب اور وسط ہند کا تجارتی مرکز ہے۔ جہاں سے ارزان ترین مال حاصل کیا جا سکتا ہے۔

منیجر۔ امیر اینڈ کو۔ جنرل مرچنٹس اینڈ کمشن ایجنسی کراچی

تپدق کا علاج

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی اس کے لئے کندن کا طریقہ علاج شرطیہ طور پر دوسرے تمام علاجوں سے زیادہ مفید اور زیادہ کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اس تیر بہدف طریقہ علاج کی پوری تفصیل معلوم کرنے کے لئے ... کے پتہ سے رسالہ "تپدق کا علاج" مفت منگا کر پڑھیں۔ اور بیمار کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بیماری کے لئے دنیا کے سب سے بہتر علاج سے فائدہ اٹھائیں۔

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

ملیریائی بخاروں میں کڑوی کونین مت استعمال کریں

اس کا نعم البدل اکسیر دافع ملیریا ہے

اکسیر دافع ملیریا

ایک بوٹی کا ست ہے جو کئی سالوں کی محنت و کوشش سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق مختصر عرض یہ ہے۔ کہ جو ڈاکٹر اور حکیم یہ ثابت کر دے کہ اکسیر دافع ملیریا واقعی کونین کا نعم البدل نہیں ہے۔ اس کو پچاس روپے انعام دیا جائیگا

استعمالی مقابلہ

کونین کڑوی ہے۔ اور یہ پھیکی لیکن قدرے نمکین مزا رکھتی ہے (آئندہ کوشش اس کے میٹھا بنانے کی کر رہا ہوں۔) کونین کی درمیانی مقدار خوراک پانچ گرین (اڑھائی رتی) ہے اس کی مقدار خوراک دو گرین (ایک رتی) ہے۔ کونین کے کھلانے کے لئے مکسچر بنانا پڑتا ہے۔ جو نہایت ہی کڑوا ہے یا گولی بنانی پڑتی ہے۔ یا کیپسول میں ڈالنی ہوگی جس کو چھوٹے بچے یا دیہاتی گنوار آدمی ہرگز نہیں کھا سکتے۔ اور اس دوا کو منہ میں ڈال کر تھوڑا سا پانی یا لسی یا کوئی شربت پی لیں۔ شہد وغیرہ ملا کر بھی کھلا سکتے ہیں۔ اگر کچھ بھی نہ ہو تو یونہی منہ میں ڈال کر نگل لیں بلکہ سوئے ہوئے بچہ کے منہ میں ڈال دی جائے گی۔ تو آسانی منہ میں گھل کر معدے میں چلی جائے گی۔

اقتصادی مقابلہ

یہ دوا ایک روپیہ کی ۹۶ خوراکیں یا ۹۶ رتی یا ایک تولہ آئے گی۔ اور کونین ایک اونس کی ۹۶ خوراکیں ہوں گی۔ اور اونس کی قیمت پرچون کے حساب سے ایک روپیہ بارہ آنے بنتی ہے اور اکسیر دافع ملیریا کی قیمت آپ کے ملک۔ آپ کے بھائی کے پاس رہے گی اور کونین کی قیمت یقیناً جرمنی۔ اٹلی۔ انگلینڈ میں جائے گی۔ ملیریا بخار جس کو عام لوگ موسمی بخار کہتے ہیں۔ یہ عموماً تین قسم کا ہوتا ہے۔ روزانہ تیسرے روز کا۔ چوتھے روز کا۔ ان بخاروں کے لئے یہ ایک کامیاب علاج ہے۔ کبھی کبھی کونین کو فیل ہوتے دیکھا گیا ہے۔ لیکن اس کو کبھی فیل ہوتے نہیں دیکھا۔ پرانے بخاروں میں بھی مفید ہے۔

نیز انفلوائنزا (نزلی بخار) میں بھی مفید ہے۔ میرے بھائیو۔ اب موسمی بخار کے دن آگئے ہیں۔ کونین کی جگہ اس کا استعمال کرو۔ قیمت ایک تولہ کی ایک روپیہ ہے طریقہ استعمال دوا کے ساتھ بھیجا جائے گا۔ خط و کتابت کرنی ہو تو ۱ر کا ٹکٹ ارسال کریں اور اگر اس دوا کا نمونہ منگانا چاہیں تو مولوی ۶ر کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

مطب و دواخانہ حکیم مولوی نظام الدین ممتاز الاطباء قادیان ضلع گورداسپور

استاذی المکرم حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات صحیح اجزاء سے مرکب

دوستوں کے فائدہ کی بات

نظام جان اینڈ سنز قادیان سے مل سکتے ہیں

حبوب عنبری رجسٹرڈ

یہ گولیاں عنبر مشک موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جنکی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور۔ اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ حرارت غریزی تیز ہو جاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپیہ ؎ المشتہر۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

محافظ جنین

جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے ہیچش۔ بخار۔ نمونیہ۔ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ ام نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہوا ہے۔ جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جمایا ہوا ہے وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپیہ نصف منگوانے پر صرف محصولڈاک معاف۔ المشتہر۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

حب نظامی رجسٹرڈ

یہ گولیاں۔ موتی۔ مشک۔ زعفران۔ کشتہ یشب۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کے بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دار و مدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر۔ سینہ۔ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپیہ

تریاق معدہ

یہ ایک لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر ایک قسم کی شکائت کافور ہوتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے۔ بار بار پاخانہ آنا۔ اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ آجکل کے موسم کے لئے اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ یہ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی بارہ آنے علاوہ محصول وغیرہ۔ نظام جان اینڈ سنز

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور۔ نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھندلکرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں بھچو لیتے ہیں کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی۔ کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یک صد گولی عہ المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ مونہہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکائت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲؍ المشتہر۔ نظام جان اینڈ سنز

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الاماں جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب وہ کنکر گھر گھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکائت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ

المشتہر:۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا مونہہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک عہ

المشتہر۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۳ اگست۔ آج رات کو آٹھ بجے پنجاب کے اچھوتوں کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں سوامی گلجگانند اور اچھوت کارکنوں نے اچھوتوں کی دردانگیز مظلومی اور ہندوؤں کے بے پناہ مظالم پر رلا دینے والے الفاظ میں تبصرہ کیا۔ اور ہندوؤں کو بتایا۔ کہ ہم ایسے مذہب کی زنجیر غلامی توڑ دیں گے۔ جو ہمارے انسانی حقوق کا خون کر رہا ہے۔ اس جلسہ میں بعض مسلمانوں نے بھی تقریریں کیں۔ جن میں اسلامی مساوات کے مختلف پہلوؤں پر تاریخی و عملی حقائق کی روشنی ڈالتے ہوئے اچھوتوں کو بتایا۔ کہ حقیقی انسانیت اور مکمل مساوات صرف مسلمان ہونے سے مل سکتی ہیں۔

ایتھنز ۲۲ اگست۔ امپیریل ایرویز سیپیو جو برطانوی راستے پر چلنے والا سب سے بڑا طیارہ ہے۔ آج جزیرہ کریک میں ایک نہایت خوفناک حادثہ سے دوچار ہو کر پاش پاش ہو گیا۔ جس سے مسٹر پی۔ اے۔ بی خوربیں جو دہلی سے لنڈن کا سفر کر رہے تھے ہلاک ہو گئے لفٹیننٹ آر۔ جی ولسن ڈکسن اندرونی زخموں کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ جہاز کے تین ملازم اور پانچ دوسرے مسافر بھی زخمی ہوئے۔ اگر امپیریل ایرویز کا دوسرا طیارہ "اسپریا" آدھ میل کے فاصلہ پر موجود نہ ہوتا۔ اور مسافروں کو نہ بچا لیتا۔ تو تمام مسافر موت کی آغوش میں چلے جاتے۔ سیپیو میں چار انجن لگے ہوئے تھے۔ اور وہ ۱۵ مسافروں کے لئے جگہ رکھتا تھا۔

کرنول (مدراس) ۲۳ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ موضع چکر جاوامولا سے نوسیل کے فاصلہ سے دو بم برآمد ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اطلاع ملنے پر پولیس نے ایک برہمن کے مکان پر چھاپہ مارا۔ اور ایک ٹکیس تلاشی پر اس سے دو بم برآمد ہوئے اس سلسلہ میں چند اشخاص کو جن میں ایک برہمن اور ایک سابق کالج سٹوڈنٹ بھی ہے۔ گرفتار کر لیا گیا۔

کنتور (مدراس) ۲۳ اگست۔ حکومت مدراس نے میونسپل کمیٹی کو دو سال کے لئے معطل کر دیا ہے۔ بلدیہ کے فرائض انجام دینے کے لئے کو کنڈہ میونسپلٹی کے کمشنر کو مقرر کر دیا گیا ہے۔

بمبئی ۲۳ اگست۔ ریلوے ملازمین کی تخفیف کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے کانگرس کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ این۔ ایم جوشی نے صدر کے فرائض انجام دئے۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو اور دوسرے سوشلسٹ کارکنوں نے جلسہ میں شرکت کی۔ تمام مقرروں نے تخفیف کے فیصلہ کی مذمت کی۔

پریٹوریا ۲۳ اگست۔ ڈاکٹر ملان نے دو ہزار کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے آئینی لائنوں پر چلنے کے لئے حسب ذیل اقدامات تجویز کئے۔ (۱) برطانوی خطاب کو ترک کر دینا چاہیئے (۲) امپیریل کانفرنسوں سے مکمل علیحدگی کا اعلان کیا جائے (۳) ملک معظم کی رسم تاج پوشی میں شمولیت سے انکار کر دیا جائے (۴) گورنر جنرلوں کی آمد کو منسوخ کیا جائے (۵) ملک معظم کی جگہ صدر کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ (۶) نئے آئین کے مطابق ہیڈ سٹیٹ کا تقرر عوام کی طرف سے ہو نہ کہ بادشاہ کی طرف سے (۷) تمام قانون کی کتابوں میں بادشاہ کی جگہ منتخب صدر کا نام لکھا جائے۔ ڈاکٹر ملان نے مزید کہا۔ کہ ان اصولوں کو آئرستان نے جاری کیا اور آج وہ خود مختار جمہوریت کی منزل کے قریب پہنچ چکا ہے۔

پانڈیچری ۲۳ اگست۔ ہیومنسٹ ایسوسی ایشن پانڈیچری کے ایک اجلاس میں پانڈیچری کے مزدوروں پر گولی چلنے کے واقعہ کی مذمت کی گئی اور فرنچ انڈیا گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ان مزدوروں کے خاندانوں کو خون بہا ادا کرے۔

لنڈن ۲۳ اگست۔ ۲۶ اگست کی صبح کو لوکارنو کے تاریخی کمرہ میں برطانیہ اور مصر کے نمائندوں کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ جس کی انجام دہی میں ایک گھنٹہ لگے گا۔ مصری وفد نحاس پاشا کی زیر قیادت کل لنڈن پہنچ جائیگا۔

بمبئی ۲۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے سر ابراہیم رحمۃ اللہ کونسل کے آئندہ انتخاب میں امیدوار کھڑے ہوئے ہیں اور انہوں نے اس غرض کے لئے شہر اور مضافات میں پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔

مدراس ۲۳ اگست۔ مدراس پریذیڈنسی میں مخلوط تعلیم کے لئے حکومت ہند نے تین لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ اس روپیہ کے مصرف کے لئے مرکزی حکومت نے مقامی حکومت سے تفاصیل طلب کی ہیں۔ اس کے بعد ایک سکیم مرتب کی جائے گی۔

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) مصطفیٰ کمال پاشا اتحاد اسلامی کے جدید تخیل کو جامہ عمل پہنانے کی فکر میں ہیں۔ اس سلسلے میں اولین اقدام یہ کیا گیا ہے۔ کہ ترکی اور ایران کے مابین ریلوے لائن کی تعمیر کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ صاحب موصوف کا خیال ہے۔ کہ ریلوے کے ذریعہ سے دونوں ملکوں کی جغرافیائی حدود ملا دی جائیں۔ تاکہ وقت آنے پر ایک دوسرے کی فوجی امداد کی جا سکے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس لائن کی تعمیر اسلامی اتحاد واخوت کا پیش خیمہ ہوگی۔ اور مسلمان سیاسی طور پر ایک مرکز پر جمع ہو جائینگے ایک ملاقات کے دوران میں ترکیہ کے وزیر رسل و رسائل نے کہا۔ کہ ایران و ترکیہ میں ریلوے لائن کی تعمیر کے بعد کوشش کی جائے گی۔ کہ اس سلسلے کے ذریعہ سے تمام اسلامی سلطنتوں کو آپس میں مربوط کر دیا جائے۔ اس طرح یورپ کے بڑھتے ہوئے اثر کے مقابلہ میں ایک مضبوط مشرقی محاذ قائم ہو جائے گا۔

برلن ۲۳ اگست۔ کچھ عرصہ سے ماسکو کے ریڈیو سٹیشن سے سپین میں مقیم جرمن باشندوں کے خلاف نہایت توہین آمیز اور اشتعال انگیز الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ اس بارے میں حکومت جرمنی نے ڈپلومیٹک طور پر سوویٹ روس کو اپنا پروٹسٹ بھیج دیا ہے۔ ایک سرکاری خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس میں حملہ کے مقصد سے بڑے زور شور سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

بمبئی ۲۳ اگست۔ کمیونل ایوارڈ کے متعلق کانگرس نے جو اعلان کیا ہے اس کے متعلق جب نیشنلسٹ کانگرس پارٹی کے چند سرکردہ لیڈروں سے ملاقات کی گئی۔ تو انہوں نے تسلی بخش قرار دیا۔ ان کا خیال ہے کہ اس فیصلے سے نیشنلسٹ پارٹی اور کانگرس میں اتفاق نہیں ہو سکتا کیونکہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق کانگرس کی پوزیشن میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔

شملہ ۲۲ اگست۔ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند نے حال ہی میں بمقام بنارس تقریر کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ صوبجاتی خود مختاری کے نفاذ اور فیڈریشن کے قیام کا درمیانی عرصہ زیادہ طویل نہیں ہوگا۔ چنانچہ اب انہوں نے فیڈرل سکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اہم تدابیر اختیار کی ہیں۔ اور ان والیان ریاست ہائے کو جو نو سے زیادہ توپوں کی سلامی کے مستحق ہیں۔ ذاتی حیثیت میں خطوط ارسال کئے ہیں۔ انہوں نے مختلف ریاستوں میں اپنے خاص نمائندے بھی بھیجے ہیں۔ جو کہ والیان ریاست کو داخلہ فیڈریشن کے متعلق کسی فیصلہ پر پہنچنے میں امداد دیں گے۔ یہ اصحاب مختلف ریاستوں میں جائیں گے اور تمام مشکل مسائل کے متعلق دیسی حکمرانوں اور ان کے وزراء سے تبادلہ خیالات کرینگے یہ افسران اکتوبر میں پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ میں اکٹھے کام کریں گے اور اسی ماہ کے آخیر میں اپنا دورہ شروع کر دیں گے وائسرائے نے والیان ریاست کے نام چٹھی میں انہیں یہ بھی کہا ہے کہ وہ ان خاص نمائندوں کا دورہ ختم ہونے پر اپنے نقطہ نگاہ سے مطلع کر دیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی